R.No. B. 192

جلد ۵	بمبئی یکشنبہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۰۰ع	نمبر ۴

مقدمۃ الجیش

خدا اور برکت دے

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں کہ ترکی خزانہ میں بس اللہ کا نام ہی نام ہے۔ ان بیوقوفوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ خزانہ تو خزانہ حضور سلطان المعظم اپنی ذات خاص سے اتنے دولتمند ہیں کہ اور سلطنتوں کے خزانوں میں بھی اُسقدر دولت نہوگی۔ اگر روس سے جنگ ہو تو ایک سال تک جنگ کا پورا خرچہ وہ اپنی جیب خاص سے پورا کر سکتے ہیں اسکو تو خیر کوئی فرضی سمجھیگا یہ تو ظاہری بات ہے کہ جنگ یونان میں ۲۰ کروڑ روپیہ صرف ہوا۔ یہ سارا روپیہ اعلیٰحضرت نے جیب خاص سے خرچ کیا۔ اور لیجئے فرانس سے سرما کی گودی بنانے ساٹھ کروڑ میں خریدی آجکل مدرسوں اور مساجد جیب خاص کی رقم سے [illegible]

چھوڑنا ہی پڑا

ہماری بہادر گورنمنٹ نے ایک جرمن سٹیمر بندیسراتھ نامی کو ڈیلاگوا بے میں اس خیال سے گرفتار کر لیا تھا کہ یہ ٹرانسوال کی مدد کو جا رہا ہے اور اس میں کچھ فوج بھی ہے اور گولا بارود بھی۔ اسکی بابت جرمن نے ہماری گورنمنٹ کو بڑی ہنکار بتائی کہ سوداگر اپنا مال فروخت کرنے کو لیجاتا ہے اور جسکے وہ ہر طرح مستحق تھے تم بجنسہ حوالہ کرو تو۔ ہماری گورنمنٹ نے بہت کچھ معقول جواب دئے مگر اوسنے ایک بھی نہ مانی اور کہا کہ تمنے ہماری بہت بڑی ہتک کی۔ اسکا جواب دینا ہوگا اور اسکو فوراً چھوڑ دو۔ ورنہ پھر بس کچھ جانو۔ ہماری گورنمنٹ بہادر نے جو اسکے تیور بدلے ہوئے دیکھے تو دوراندیشی سے کام لیا اور فوراً اسکی رہائی کا حکم دیدیا کیونکہ وقت ہی ایسا تھا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہماری گورنمنٹ جرمن سے ڈر گئی۔ یہ اسکی [illegible]

امین بھی کوئی بھید ہے

پہلے تو بڑی زور شور سے تحقیق ہو رہی تھی کہ مصر میں جو فوج متعین ہے وہ بھی ٹرانسوال کے میدان جنگ میں بھیجی جائیگی کیونکہ وہ کھیلی کھائی ہے میدان جنگ میں پانچ کرتب کھا چکی ہے اسکو ضرور وہاں بھیجنا چاہئے کہ ڈچوں پر بھی بڑھ بڑھ کے ہاتھ مارے۔ اس تحریک کو گورنمنٹ نے بھی منظور کر لیا تھا مگر اسنے جو دیکھا کہ ترکی فوج مصر کے گرد منڈلا رہی ہے تو اسکو طرح طرح کے خیال پیدا ہوگئے۔ اسنے [illegible] کہ ترکی فوجکا یہاں پڑا رہنا خالی از علت نہیں [illegible] پھر کہ میدان خالی پاکے یہ بغرض حفاظت مصر پر [illegible] ہو جائے۔ اور یہاں کف افسوس ملنے کے سوا [illegible] کی محنت خاک میں مل جائے۔ اسلئے اسنے یہ تجویز ترک کر دیا۔ جب [illegible] ترکی فوج کو یہی انتظار ہے جو [illegible] خود ہی [illegible] پڑیگا پھر [illegible] کیوں تکلیف دی جائے۔—

بہادری پر کربسی

جنرل بولر صاحب نے پریٹوریا پر جھنڈا اوڑانیکا ادعا کیا تھا کہ دو مہینہ کے اندر پریٹوریا پر انگریزی جھنڈا اوڑا دونگا۔ جنگ اوڑا دیتے سکوت کیا کرین کہ فوج بیمار ہو گئی۔ لارڈ میتھوئن کو ایک بہت سخت شکست ہو گئی۔ ان سے بچارے جنرل بولر صاحب بہادر ابھی تک پریٹوریا پر جھنڈا اوڑا دینے سے معذور رہے۔ ورنہ اب تک تو انگریزی جھنڈا پریٹوریا پر اوڑ رہا ہوتا۔ اب بھی بچارے اسقدر کوشش کر رہے ہین کہ جسے باہر نکلنے کا راستہ ہو فوج لیکر جرہ کر ہین۔ تمام فوج جمین اب فلان جوش دلانے والا شائع کیا ہے کہ جس سے فوج مین بہادری کا خون جوش کر گیا۔ بہادری بڑھ گئی۔ اب جنرل وائٹ صاحب بہادر کی رہائی ہو گی۔ تب دونون بہادر جنرل مل کر بھی اگر پریٹوریا پر جھنڈا نہ اوڑا دینگے تو کیا کرینگے۔ ضروری ہے کہ بعد رہائی جنرل وائٹ کے پریٹوریا پر انگریزی جھنڈا اوڑیگا کیونکہ جوش حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے جو لیڈی سمتھ پر جھکر دشمنون کو خاک مین ملا دینے کے واسطے کافی ہے۔ اب خدا بیماری سے فراغت ملی ہے۔ فوج مین جوش آگیا ہے۔ ہمین دیکھنا ہے کہ اب بھی فوج بگڑ کر بے بازآتی ہے یا نہین۔ آئیگی ضرور آئیگی جسوقت بہادر جنرل وائٹ بہادر لیڈی سمتھ سے دشمنون کو پسپا کر نکلے فوراً تمام گرفتار فوج کو رہا کرائے بغیر نہ رہینگے۔ کیونکہ اب خوب اسکا یقین ہو گیا معلوم ہے پہلے بہادر جنرل سوائی اسکے دشمن بوئر اپنی گرفتار شدہ سپاہیون کو رہا کر دین بوئرون کو گرفتار کرنے کی پوری سزا دو نگا شاید بوئر گورنمنٹ نے میری فوج کی رہائی کا حکم بھیج دیا۔

مرتے ہین مگر شیخی نہین جاتی

ہم تو سرسری معترضین کو ہی کہیں بیچارے ہی کہتے ہین کہ ہماری بہادر فوج نے اون کے انجر پنجر ڈھیلے کر دیے مگر وہ اپنی شرارت سے ابتک باز نہین آتے۔ بقول شخصے چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے بھی جائے وہ اندھیرے اوجلے اپنا کام کر ہی جاتے ہین۔ اور جب بگڑ او دھکڑی کر کر دورت دیکھ کر دو تین غش کرنے لگتے ہین۔ وہ جو کہتے ہین کہ رسی جل گئی مگر بل نہ جلا۔ یہی حال فوج کا ہے کہ ہماری بہادر فوج نے شکستون پر شکستین دیکے اونکی کمر توڑ دی۔ مگر وہ بیچارے ویسے ہی ویسے ہی سینہ تانے سامنے ڈٹی ہوئی ہے۔ اور وہی لاف گزاف کی باتین ہین کہ مریم پر تسلیم نہین ٹرانسوال کے ایجنٹ نے ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ ہماری دونون جمہوری سلطنتین بڑے زور شور اور صبر و استقلال کے ساتھ جنگ جاری رکھینگی۔ ان دونون کے پاس نہ گولہ بارود کی کمی ہے۔ نہ ہتھیار و بندوق کی قلت نہ سامان رسد کا گھاٹا۔ فوج فوج خوب کٹ کٹ کے لڑیگی مرتے مرتے بھی برٹش فوج کو ایسا مزہ چکھائیگی کہ یہ نہ سمجھے کہ ٹرانسوال گورنمنٹ تھک گئی ہے وہ برٹش فوج کی بہادری۔۔۔ سو نکال دیگی اوسے کبھی چین نہ آئیگا۔

ایجنٹ ٹرانسوال دیوانہ تو نہین ہوا ہے جھک کہا گیا ہے یا چرس پی گیا ہے جو دماغ شریف آسمان پر چڑھکر کہہ رہا ہے مثل ہے بارہ برس دلی مین رہے۔ بھاڑ جھونکا کیے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے حضرت کی عمر شریف یورپ مین بسر ہو گئی مگر گورنمنٹ برطانیہ کے زور اور قوت کا اندازہ نہ ہوا۔ نہین نہین وہ اپنی خفت مٹانیکے لیے اوڑتی گپیان اوڑا رہے ہین۔

اتنی تعداد اور یہ زور شور

ایجنٹ نے نہایت سوچ بچار کیا لیکن یہ بات سمجھ مین نہین آتی کہ اتنی تھوڑی تعداد پر ڈچون کا یہ زور شور ہے کہ ہماری فوج کی کچھ پروا ہی نہین کرتے۔ جہان جا موقع بے موقع اڑ گئے۔ تڑاق سے فلانے کرنل کو مار دیا۔ فلانے کپتان کو اڑا دیا۔ فوج کو گرفتار کر لیا۔ قتل کر دیا۔ توپین چھین لے گئے۔ سامان رسد پر ہاتھ صاف کیا۔ لارڈ میتھوئن صاحب بہادر کو زخمی کر کے گھوڑے سے گرا دیا۔ جنرل وائٹ بہادر کو لیڈی سمتھ مین محصور کر رکھا۔ ڈچون کی فوج کی تعداد ۴۰ ہزار ہے۔ یہ تک اندازہ کیا گیا ہے اور ہماری برٹش فوج ایک لاکھ سے زیادہ پہنچ چکی ہے اور بہار پہنچ رہی ہے۔ یہ بڑی تعداد کی وجہ کیا ہے کہ فوج ڈچون کا جو زور شور شروع مین تھا وہی اب تک موجود ہے اون کے دم خم مین انکے ارادون مین کسیطرح کی کمی نہین آئی۔ اگرچہ چند موقعون پر ایسا بھی ہوا کہ ڈچون نے کسی مقام کو برٹش فوج کی زیادہ تعداد دیکھکر خالی کر دیا۔ یا کسی مورچہ سے ہٹ گئے تو بہا سے اونکی ذاتی بہادری اور ارادون مین کسی قسم کی کمی کا گمان نہین ہو سکتا۔ انکو ارادے یہ ہو رہے ہین کہ برٹش فوج پر ایک بھاری تعداد کے ساتھ حملہ کیا جائے۔ سبب کچھ ہی ہو مگر زیادہ تعجب مین ڈالنیوالی تو یہ بات ہے کہ ۴۰ ہزار فوج اور وہ بھی ڈچون کی فوج ہماری ایک لاکھ برٹش سپاہ کا بلکہ اس سے بھی زیادہ فوج کا عمدہ طور سے مقابلہ کر رہی ہے۔ اور اپنے اپنے مورچہ پر ڈٹی ہوئی ہے۔

آخر اسمین کیا بھید ہو

جبتک ہمارا اس وقت تک انتخاب کی نگاہ سے گذرے ہون اونمین زیادہ تر خبرین یہی نظر سے گذرین کہ برٹش کے استقدر افسر قتل ہوئے استقدر مجروح ہوئے استقدر قید ہوئے - علی ہذا یہی حال سپاہ کا دیکھا گیا - برٹش کے مقابلہ مین ڈچون کی بہت کم خبرین گرفتاری و قتل وغیرہ کی معلوم ہوئین حالانکہ بمقابلہ برٹش کے ڈچ فوجکے زیادہ مقتول و مجروح ہونا چاہئین - کیونکہ برٹش فوجکی تعداد زیادہ ہے - اور بہادری مین ڈچون سے برٹش سپاہی اعلی درجہ لئے ہوئے ہین - اہل الرائے لوگون نے ابھی اس جنگ کے اخیر نتیجہ پر کوئی رائے قایم نہین کی کہ گیسٹ کس کے ہاتھ رہیگا - اس جنگ کے آخر نتیجہ پر تمام دنیا کے لوگون کی آنکھین لگی ہوئی ہین - اور واقعات پر غور کر کے بھی کوئی اہل الرائے اس جنگ کے نتیجہ پر زبان نہین ہلاتا -

ہماری رائے مین فتح تو ضرور برٹش ہی کی ہوگی - اور اس مین کسیکو کوئی شک نہین اگر کلام ہے تو اسی مین کہ واقعات ذرا تیز ہے ہین جنکو ہمنے اوپر لکھا ہے - مگر اوسکی تہ وہ ہر شخص بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے - اوّل تو یہ کہ ہماری برٹش فوج وہان رستون اور گھاٹیون سے واقف نہین - اور وہ لوگ اچھی طرح وہان کا اونچ نیچ کرنے کہہ رہے اور چپہ چپہ زمین سے واقف ہین - دوسرے یہ کہ آب و ہوا موافق نہونے سے ہماری فوج مین بیماری پھیل گئی -

کہان تک نہ مانینگے

ڈچ فوج اگر بے سنگے پن مین یکتائے روزگار ہو تو ہماری گورنمنٹ بہادر اپنی بات کی پچ کرنے مین فرد ہے - وہ شرارت سے باز نہین آتی یہ فوجین بھیجنے سے نہین رکتی - ایک لاکھ سے کچھ اوپر تو فوجین پہنچ چکین اور بیس پچیس ہزار کی تیاریان ہین - خدا کے فضل سے ہماری بہادر سفید قوم مین قومی حمیت ہے وہ جوش مارا کرتی ہے ایک آگے بڑھا جاتا ہے ہر قسم ہر وضع ہر نمونہ - ہر کنٹری کے والنٹیر میدان جنگ مین جا چکے صرف تین باقی رہ گئی تہین - ایکتے یہ کہ دیکھنے مین ایلچی ٹرنک ہماری بھر کم ہون - جو خواہ مخواہ بھی مر معقول کے مصداق ہون - اور ایک یہ خاص فرقہ شرفا کا اور دولتمندون کا ہو - سو خدا نے یہ بھی حسرت پوری کرا دین - چنانچہ کونسلیٹ کا ایک کمپنٹ جمعہ کے روز روانہ ہوا ہے - اسمین ۱۶۰ جوان ہین ہر سپاہی ایسا قد آور ہے کہ دیکھنے مین شہتیر معلوم ہوتا ہے اور موٹا تازہ ایسا جیسے فیل مست - اگر انکو کاٹ کاٹ کے معمولی سپاہی سانچون مین ڈھالے جائین تو غالباً ۰۰۰ وہ بنین - آدمی کا [illegible] مین و لیزاد مین - ڈچ فوجکو انکی تو ہیبت ہی مار ڈالیگی - ایک قسم تو یہ پوری ہو گئی اب رہی دوسری جسمین چھنٹے ہوئے شریف اونکی سپشیل یومنری مین تیاری ہو رہی ہے اس فوجکی تعداد تو معلوم نہین ہوئی مگر یہ معلوم ہو گیا کہ اسمین اول سے آخر تک سب شریف ہین الٹ کے دیکھو پلٹ کے دیکھو - دائین سے دیکھو بائین سے دیکھو - اوپر سے دیکھو نیچے سے دیکھو - غرض جدہر سے جس طرح سے دیکھو شرافت ہی شرافت نظر آئیگی - اسکی دلیل یہ ہے کہ دولتمند سے زائد ہین اب کچھ کرنا منوانا ہی رہ گیا - کیا اب بھی ظالم نہ مانینگے -

جنگی خیالات کی کھینچ تان

ہمارے انگلستانی مدبر اسوقت تو بڑی چرکن ہون گے کہ جنگ ٹرانسوال کا قصہ ابھی ختم نہو کہ سرحد افغانستان کی خلش پیدا ہو گئی - گو ایک موہومی بات ہو مگر ایسے وقت مین روس کا افغانستانی سرحد پر آنا اور روسی [illegible] مین مقرر ہونا خالی از علت نہین - ہندوستان کی جو ٹرانسوال مین ریلی نہین کی گئی اس غالباً یہی معلوم ہوتی ہے کہ ہماری دوراندیش گورنمنٹ پہلی ہی سے روس خان کے تیور تاڑ گئی تھی - اسواسطے سوائی سامان رسد کے ہندوستان اور کچھ نہین لیا گیا - جنگ کا خرچ بھی ہند پر نہین ڈالا گیا - ولایتی خزانہ ہی کو تکلیف پڑی - ہندوستان کے منچلے جان نثار بڑے شوق و ذوق سے درخواستین دے ٹرانسوال مین پیسی پالی کا زور دکھائین نے سب کو روک دیا - صرف ڈیڑھ سو [illegible] والنٹیر بیچارون نے بڑی عقیدتمندی سے جان نثاری کی خواہش ظاہر کی مگر وہ بھی نہ لی گئی - چلو جی خیر روس خان نے اگر یہ ٹھان لی ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے دو دو کر کے اپنے دل کا بخار نکالین تو بسم اللہ بھی ہر طرح موجود ہین - وہ یہ نہ سمجھین کہ ہندوستان خالی پڑا ہے - دال دلیہ کرنے کو تو ہم بھی موجود رہ گئے اب ہماری گورنمنٹ بتائیگی - کہ بہادری کے جوش مین ہم بیٹھے ہین باور ہاین کے مقابلہ مین بیچ کرنا پڑیگا - ہم تو اب بھی ہر طرح کے سامان سے لیس ہو جائین - ادھر ہے وسخان نے برٹش کی ترکی گورنمنٹ [illegible] بھی خبر ہو اور وہ خود ہی دار کے بھگا دین -

ظلم کا نتیجہ عنقریب دیکھینگے

ہماری فوج کو سینگنگ پر دشمنوں کی فوجوں نے بری طرح گھیر رکھا ہوا ہے۔ یہ فوج بے بسی کے ساتھ تھوڑی سی تعداد میں گھری پڑی ہے۔ اور ہمارے جانی دشمنوں کی فوجیں بڑی بیرحمی کے ساتھ ان پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ گو یہ بھی حتی الامکان انکا جواب دیتی رہی ہے مگر محصور فوج بیچاری کہاں تک جواب دیتی۔ ان بیرحموں نے سخت گولہ باری کی۔ یہ انکی بڑی بیرحمی اور ظلم ہے کہ محصور فوج پر بھی گولہ باری سے نہیں چوکتے۔ مگر خدا جانے کس بلا کے پتلے ہیں کہ اپنے اس کمال میں تو طاق ہیں کہ فوج کو فورًا محصور کر لیتے ہیں اور انکو گولہ باری سے تنگ کرتے ہیں کہ پریشان ہو کر اطاعت قبول کر لیں مگر ہماری فوج ایسی بودی نہیں کہ انکی غنیمت کے گولوں اور گز دربارود سے سہم جائے اور اطاعت قبول کر لے۔ توبہ توبہ یہ بھی دین کی ہوئی جواب دیتی ہے۔ مرین تو بلا سے مگر لین نہیں محصور کر کے پھر بھی ہمت نہیں ہوتی کہ ہماری فوج پر ہاتھ ڈالیں بس دور ہی سے گولوں نشان کرتے ہیں ہمارے نزدیک محصور کر لینا کوئی بہادری نہیں۔ یہ تو ایک نٹ کا سا کرتب ہے کہ دو چار چھیلا نگیں ادہر مارین دو چار ادہر مارین۔ اور گھیرا ڈالکر محصور کر لیا۔ نہ خود بہادری دکھائی۔ اور نہ ہماری فوج کو دکھانے دی۔ ہماری فوج کا ارمان دل کا دل ہی میں رہ گیا ہے۔ اور پھر کمبخت محصور کر کے ہمارے بہادروں جوہر مردانگی و شجاعت دکھلانے سے باز رکھتے ہیں۔ ہماری بہادر فوج پر یہ بڑا ظلم ہے غضب ہے ستم ہے۔ دیکھئے ہم کہے دیتے ہیں کہ اس ظلم کا نتیجہ وہ ایک روز ایسا دیکھینگے کہ انہیں پیر پٹوریا کا بچانا بھی مشکل ہوگا۔

نام کا نام کام کا کام

آجکل مخالف اخبارات نے بھی غضب او دہم مچا رکھی ہے۔ کمبختوں کو اور مضمون ہی سمائی اس کے نہیں سوجھتا۔ کہ ہماری پیاری گورنمنٹ کو برا بھلا کہیں۔ ہمارے مدبرین ملکی پر اعتراضات کی بوچھار کریں۔ یہ بھی خدا کی شان ہے کہ وہ ہماری گورنمنٹ پر منہ آرہے ہیں۔ وقت کی بات ہے کہ زمانہ مخالف ہو رہا ہے۔ مسٹر چیمبرلین کی ڈول یورپ کے اخبارات اور بالخصوص فرانسیسی نے تو وہ مٹی خراب کی ہے کہ خدا کی پناہ۔ مسٹر چیمبرلین ہی کا دل گردہ اور دیا کی چشمی ہے کہ چلنی بھر پانی میں مرنا تو کیسا وہ خوب مزیسے زندگی کے مزے اڑا رہے ہیں۔ فرانسیسی اخباروں نے کھلم کھلا گالیاں دیں۔ فتنہ انگیز بنایا مگر ان حضرت کے کانوں پر جوں بھی نہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ فرانسیسی اخبارات کہتے ایسی بیتر ستی ہیں کہ دہری جائیں فرانہائی جاتی ہیں وہ جو مسٹر چیمبرلین کو فتنہ انگیز لکھتے ہیں تو اسکا ثبوت بھی ایسا دیتے ہیں کہ سننے والے کی عقل چکر میں آجاتی ہے کہ الہی یہ معاملہ کیا ہے وجوہات ٹھیک ہیں مگر عقل تسلیم نہیں کر سکتی۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس جنگ کا بانی مبانی خاص مسٹر چیمبرلین ہی ہیں۔ مگر انہیں اسلیے ہنر کافی ہے کہ نام کا نام ہو اور کام کا کام۔ نام کی تو یہ صورت خیالی کی تھی کہ فتح فوج کی حقیقت ہی کیا ہے دو چار ہی حملوں میں برٹش فوج میدان صاف کر دیگی اور کام کی یہ تجویز تھی کہ انکے بھائی کے کئی کارخانے آلات جنگ کے ہیں اور ٹرانسوال میں جسقدر سامان حرب گیا۔ ابھی کارخانوں سے گیا اور بھیجی بین چالاکی یہی کی کہ جرمنی جاکر ایک رکے بھیجا کہ جرمن کا نام ہوا اور آپ الگ رہے جیسے سامان خاطر خواہ وہاں بھیجا اور جنگ چھیڑ دی۔ غرضکہ اس جنگ کی بدولت مسٹر چیمبرلین کی پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں ہو گیا۔

بیرسا بھگوان کی شورش

چھوٹے ناگپور میں چند روز سے عجیب شورش پھیلی ہوئی ہے۔ ایک شخص بیرسا مونڈا نامی جو پہلے عیسائی تھا عیسائیت کو دھتا بتا کے مودھا نامی قوم کا گرو بن بیٹھا اور اسنے کچھ ایسے کرشمے دکھائے اور ایسی پٹیاں پڑھائیں کہ تمام قوم میں مذہبی مادہ کلبلانے لگا۔ اور وہ لگی ہاتھ پاؤں نکالنے۔ گورنمنٹ نے اسکو بغاوت کے ۲ سال کیلیے جیلخانہ بھیجدیا۔ وہ رہائی پاتے ہی لگا کو دھما چوکڑی مچانے۔ اور پھر زور شور کیساتھ اپنی قوم کو رجوع کیا۔ قوم ایسی بیوقوف ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ اسکی گرویدہ ہو گئی اور اسکا نام بیرسا بھگوان رکھدیا۔ اب تو اسنے کھلم کھلا شورش کر دی۔ پولیس کو جو خبر ہوئی تو اسکی گرفتاری کیلیے گئی اور اسکی ذریات نے بھی تو بلوہ کر دیا۔ اور رانچی۔ بلسیا کھونٹی اور نامر مقامات کے عیسائیوں پر حملہ کر دیا۔ اکثر کے پاس تیر کمان تھے اور بعض کے پاس جھولیوں میں پتھر بھرے تھے خوب حملہ کیا۔ کئی شخصوں کو مقتول اور بعضوں کو مجروح کر دیا۔ کئی مقامات پر آگ لگا دی۔ ڈپٹی کمشنر موقع واردات پر فورًا پہنچ گئے۔ کئی شخص کو گرفتار کر لیا۔ باقی سب بھاگ گئے۔ اسکے بعد پہاڑوں ڈیرہ کیا ۳۰۰ شخص مسلح ہو کے کھونٹی کی پولیس تھانہ پر حملہ کر دیا۔ کئی مکانوں میں آگ لگا دی۔ کمشنر نے فوجی مدد منگا کر ان پر چڑھائی کی۔ بلوائی ایک پہاڑی پر چڑھ گئے تھے وہ بھی مقابلہ کے لیے تیار ہوئے۔ کمشنر نے ہتھیار رکھدینے کو بہت کچھ کہا جب نہ مانے تو ادہر سے باڑھ کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ ۳ بار فیر کیے گئے۔ بہت سے لوگ کبوتر بن گئے مگر پھر بھی وہ مقابلہ میں اڑے رہے اور ادھر تیر برساتے رہے جب فوج حملہ کر کے انکے قریب پہنچی تو سبکے پاؤں اکھڑ گئے اور جنگل میں بھاگ گئے۔ ۳ عورتوں اور ایک لڑکے کی لاش ملی

صرف اڑھائی سو

واللہ ہماری گورنمنٹ بھی کیسی اولوالعزم اور عظمت و شان والی گورنمنٹ ہو کہ یہ کسی کی مطلق پروا و کرتی ہو۔ تسلی تشفی کی سب گورنمنٹوں کا قاعدہ ہو کہ جب انپر کوئی وقت آکے پڑتا ہو تو وہ اپنی رعایا کو متوجہ کرتی ہو کہ یہ وقت ہین تمہاری ہی حفاظت کیلئے ہین۔ دامے درمے قدمے سخنے قلمے جسکی توفیق ہو مدد کرے اور ضرور کرے مگر کسی نے ذرا بھی آنکھ جھپکائی یا کنی بچائی تو دفعہ ۱۲۴ یعنے سڈیشن کے شکنجہ میں پھنسا کر اوسکی سرمیائی نکال لیجائیگی ہین مگر بیچاری رعایا کو چندہ اور نامہ ی پڑتا ہو اور جز تیز اجان سے ناقدر ہو کے مدد کیلئے کمر باندھ لینی پڑتی ہے مگر ہماری گورنمنٹ کی عالی ظرفی اور دریا دلی دیکھو کہ اوس نے کبھی رعایا کو تکلیف نہین دی۔ برما مدراس ہی کر کسی جنگ مین خرچ صرف سو زائد ہو گیا۔ اور خزانون کی تہ ہو کا میدان بنگئی تو اسنو رعایا سے بطریق چندہ کچھ رقم وصول کر لی۔ مگر وہ بھی اس طریقہ سے کہ کسیکا دل نہ دکھے روپیہ پیسہ ہاتھ کا میل ہے۔ اگر اسنے گرد بار روپیہ تو بندوق جواہ گہاس کیلئے کچہ پیسہ بھی لیا تو اسکو لینے مین لیتا نہین کہتے۔ اور اگر کوئی کنجوس کبھی جسکا انکو بھی یہ سمجھے کہ جانے دیکھ لوٹ لیا۔ تو خیر ہم بھی کہتے ہین کہ اسنے آج تک جسقدر بھینٹ نہین لی ورنہ یہی رعایا کا فرض ہے کہ ملک کی حفاظت کیلئے خود اپنی جانین نثار کرین۔ یہ گورنمنٹ انگلشیہ کی عالی حوصلگی نہین تو اور کیا ہو کہ جنگ سوڈان مین شریک ہونیکیلئے ہزار ونٹ تو مین لکھیون نے درخواستین دیڈالین مگر گورنمنٹ نے سبکو ٹالدیا۔ جب بنگالی جہانسا دیکر زیون غل مچایا کہ ہندی ترا... کی اربابون کا خون کرنا سراسر حق تلفی ہو تو گورنمنٹ نے ازالۂ حق خود بدماغ دریغ شکایت کیلئے ہزار دلیرون مین سے صرف ڈھائی سو انکے منظور فرمائے۔ جو شخص انتخاب جنگی مین آگئے ہو نگے اونکے نصیب کہ وہ برٹش کی فوج...

روسی اڑنگہ

روس خان کے پیٹ مین ایک عرصے قراقر ہو رہا تہا کہ ہندوستان شریف پر کسی طرح اڑنگہ مارنا چاہیئے گورنمنٹ انگلشیہ کے منہ سے یہ تر نوالہ نکلے تو ہیر منہ آگین جلوائی زودو یہ چپکے ہی چپکے ہڑپ کیجاتی ہے جہوٹے منہ بھی یارون کی صلاح نہین کرتی۔ غرض روس اسی ادھیڑ بن مین لگا ہوا تہا مگر وہ جو کہتے ہین حلوا خوردن را روئے باید۔ وہ جب چڑہائی کا خیال کرتا تہا تو طرح طرح کے نشیب و فراز کا خیال آجاتا تہا کہ ایسا نہو آدہی کو چہوڑ کر ساری کو دوڑے اور یہ آدہی بھی ہاتھ سے جاتی رہے کیونکہ برٹش گورنمنٹ کی عظمت و شان سے وہ خوب واقف تہا۔ آخر اوسنے یہ چال چلی کہ ترکمن قوم کو ابہار ابہار کے برٹش گورنمنٹ کے سامنے کہڑا کر دیا۔ اور خفیہ طور پر مدد دینی شروع کردی جب سمجھا کہ یہ پورے طور سے اڑنگڑی مین پہنس گئی اور انگریزی اخبارات لگے واویلا مچانے تو روس خان نے وہ پرانی شطرنج کی چال چلی جسکا نقشہ جمائے ہوئے بیس برس گذر چکے یعنے سرحد افغانستان پر فوج روانہ کردی۔ یہ خبر تو گذشتہ ہفتہ ہی مل چکی ہو مگر اس ہفتہ لندن ٹائمز کا نامہ نگار مقیم طہران لکہتا ہو کہ طفلس سے براہ عاشق آباد ۳۰ ہزار سپاہی گذرے ہین اور وہ سرحد افغانستان کے مقام کوشک کیطرف جارہی ہین۔ دوسرے ہفتہ تو اس فوج کے متعلق یہ خبر آئی تہی کہ امتحان کی غرض سے بہیجی گئی کہ ضرورت کے وقت پہنچنے کا اندازہ معلوم ہو جائے کہ کتنے عرصہ مین پہونچیگی مگر اس تعداد سے تو معلوم ہوتا ہے کہ روس خان کا ارادہ کچھ اور ہی ہو گیا ہے۔ یہ بھی سنا ہے کہ روس نے ایک ایجنٹ بھی کابل مین مقرر کر دیا ہے۔ اس سے تو اور بھی شبہ ہوتا ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ فوج ہندوستان ہی پر اڑنگہ مارنے کے لئے بہیجی گئی ہو عجب نہین کہ روس خان ایک مقابلہ ہی بغرض امتحان کر ڈالین۔

بس ایمان لے آئے

کسی نے سچ کہا ہو کہ بہیڑ کی لات گہٹنون تک۔ سچ فوج جو کپڑے سے باہر ہو کے اُچہل کود رہی تہی اسکی نسبت ہم تو پہلی ہی سمجھے تہے کہ روس میدان بہی یہ جم کے نہین لڑ سکتی۔ یہ جوش ہوائی ہو جہان ہماری بہادر فوج زور چار قرابادی وار حملہ ہوا اور اسکا بہرکس نکلا ہوا۔ آخر وہی ہوا آخر خبری بیت ... تو ڈرو دی۔ اب وہ خدا سے دعائین کر رہی ہے کہ کسیطرح پیچہا چہوٹے۔ وہ یہ سمجھی تہی کہ برٹش فوج بس دیکھنے ہی کی فوج ہے۔ بھیڑ بکری کی طرح گہیر کے سبکو ہنکالائینگے مگر جب انہون نے دیکھا کہ اس سے جنگ کرنا ہو کو چہوڑ جانا ہو تو اونکے اوسان باختہ ہو گئے اور لگے پیچھا چہڑانے کی تجویزین کرنے۔ اب کرین تو کیا۔ اگر خود التجا کرین تو ہماری بہادر فوج ہنسنے کیون لگی۔ اسلئے تو اپنے دل مین ٹہان لی ہے کہ فوج کو کہا جائیگی۔ اسلئے دونون نے آپس مین ایکا بندہ کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ اگر ہمارا حال نازک ... فوج نے ہمپر حملہ کیا تو بس ہم بھی بازآ جائینگے۔ کیا خوب۔ خود ہی تو چولین ڈہیلی ہو رہی ہین۔ برٹش فوج کے ہاتھ روک لینے کا انتظار کرتے ہین۔ ہماری بہادر فوج تو قیامت تک بھی ہاتھ نہین روکیگی۔ اور کیون روکنے لگی کہین مارتے خان کا ہاتھ بھی رکا ہو۔ یہ تو سبکی کہوپری پلپلی کر دیگی۔ اگر اونکو واقعی طور پر صلح منظور ہے تو ہماری برٹش گورنمنٹ کی عظمت و شان کا صدق دل سے اعتراف کرین۔ حلقہ بگوش ہوکے ہماری غلامی قبول کرین۔ جنرل برل بہادر کے سامنے کان پکڑ کے دس دفعہ اوٹھک بیٹھک کرین۔ ... تبریز مین ... ناک رگڑین اوس وقت انکی عرض پر غور کیا جائیگا۔ مگر ہان شرط معافی یہ ہے کہ وہان جس قدر جواہرات اور سونیکی کانین ہین وہ سب ہمارے حوالے کرنی ہونگی۔ ورنہ ہم کو تمہاری عرض قبول کرنے کی کوئی پرواہ نہین۔ ہم خود مار مارکے چہین لینگے۔

معرکہ آرائی

سال نو کا تحفہ

مسٹر پنچ بہادر۔ تسلیموں کی ڈالی پنچ کس نو پیشکش کرتا ہوں۔ قبول فرمائیے یا نذر ملتے۔ کیا مجھے قبلہ دن دنا نا نا نا نا۔ الٰہی خیر۔ ارے ماں یہ کون دن دنا نا نا نا بن رہا ہے۔ ارے ماں مسٹر تو ہی آخر یہ وبال کیا ہے صبح ہی صبح منہ دھویا نہ تنک کیسی مسرت دیکھی ذرا اپنا منہ دیکھا یہ دنا کہتے ہیں کچھ کہو تو سہی۔ خوب قبلہ آپکو نہیں معلوم آج یکم جنوری ہے۔ گویا وقت سنہ ۱۹۰۶ء کا پہلا دن۔ اور پھر یہ گڑگڑ فرمائیے۔ اینجانب دھوپ میں لحاف تلے لیٹے تھے کہ یکایک کانوں میں دھماکوں کی آواز آئی۔ بس پھر کیا تھا کوٹ پتلون ڈانٹ اور لال پگڑی بغل میں دبا گھر سے چل نکلے۔ اور ناک کی سیدھ جامع مسجد کے نیچے قلعہ کے میدان میں جا دھمکے۔ وہ دیکھئے بیاہ کر دیکھتے کیا ہیں کہ پلٹن خاکی وردیاں پہنے لیس کھڑے ہیں ایک طرف تھوڑے سے گورے لال لال وردیاں چمکا رہے ہیں ایک طرف رسالہ کے جوان گھوڑوں پر اکڑے بیٹھے ہیں۔ افسران فوج ننگی تلواریں چمکا رہے ہیں۔ سامنے حسین حسین لیڈیاں۔ اور خوبصورت خوبصورت مسین ادھر کی ادھر ٹہلتی پھر رہی ہیں۔ اور چاروں طرف تماشائی ٹھٹھ دیوار بنے کھڑے ہیں۔ پہلو میں توپخانہ آوازے پر آوازے کس رہا ہے۔ فیر توپخانے کے بعد قواعد شروع ہوئی۔ اینجانب نے ملاحظہ فرما کر اور وہاں سے نکلتے ہوئے چاندنی چوک میں پہنچے تھے کہ میں قلعہ کے دروازے سے خدا جھوٹ نہ بلوائے کوئی ایک سیکڑا چپاریاں نئے نئے گون پہنے سفید دوپٹے اوڑھے ہاتھوں میں کتابیں لیے پر پرے باندھے چلی آتی ہیں اور ایک دو مس صاحبہ اونکی پر پرے درست کرتی ہوئی برابر برابر چل رہی ہیں۔ ماہ دولت گو تمام آدمی ہی سہی مگر پھر بھی خالی خولی گھورنے ہی کی غرض سے ساتھ ساتھ ہو لیے۔ اور سیدھے گرجا میں جا پہنچے اہاہا۔ وہاں تو عجیب لطف آرہا ہے۔ بالکل سفید چینی کی مورتیں سر پر دوپٹے ڈالے بنچوں پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ ہاتھوں میں سیاہ ریشم کے دستانے بھری بھری کلائیوں میں۔ ڈیل کی جہیں جہیں چوڑیاں۔ خوبصورت خوبصورت بال بنے ہوئے ہیں۔ بڑے دلفریب ناز و ادا سے خاموش سر جھکائے اوس پاک خدا کی بندگی میں سر سے پاؤں تک محو ہو رہی ہیں۔ اینجانب بھی بڑی دیر تک یہ دلفریب نظارہ دونوں دیدوں سے ہمہ تن ملاحظہ فرماتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے بھی اڑنچھو ہو گئے۔ اور کمپنی باغ کے بیچوں بیچ جا بیٹھے۔ آج اس باغ کی تیاری کا حال نہ پوچھئے تمام روشیں صاف اور ستھری چھوٹے چھوٹے درخت قرینہ سے کترے ہوئے برابر برابر پھولے پھلے ہوئے گلشن دار درختوں کے نیچے لمبی لمبی بنچیں بچھی ہوئی ہیں کہ بے اختیار دل چین ہوا جاتا تھا۔ ماہ دولت جیب سے کاغذ اور پنسل نکال اور جھٹ نئے سال کا ساقی نامہ لکھنے بیٹھ گئے۔ لیجئے آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ اور داد دیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ نا دہندوں کی ... ترڑوں پر دانت نکل آئیے۔

ساقیا تجھکو بس خدا کی قسم
او تمنائی عاشق مہجور
دل ترا مردہ ہے بہت رنجور
دیکھ پھر طبع کی روانی کو
ساقیا ہم ہیں تاڑ پیالی کو
لاکھ سے گھر کو تو ذی خاک کیا
یہ تری بیوفائیاں ساقی

آج دل کھولکر پئینگے ہم
او تمنائی عاشق رنجور
تو پلائے مجھے مئے انگور
چھوڑ اس اپنی آنا کانی کو
اور شرافت بگاڑ نیا لو
نوجوانوں کو بھی ہلاک کیا
لے رہا ہے جمائیاں ساقی

او ستمگر زمانہ کے عیار
او دلوں کے اُجاڑنے والے
او خوشی کے پیامبر ساقی
اب تو پالا پڑا ہے جاڑے سے
ہے مرے لب پہ تیرا نام پلا
سوجھی ہے دور کی پلا ساقی
سال نو کی خوشی مناتے ہیں
جام پر جام دے تو بھر بھر کے
اک پری رو کی چاہ میں ساقی
جان پر بن گئی ہے فرقت میں
اک قیامت کا بانکپن اوسکا
دل لبھانیکی اوسمیں باتیں ہیں
رخ پہ گیسو بلا کی تجبرو ہوئی
اسلئے رخنہ دل نثار ہوا اب
جام پر جام آج دے ساقی
مئے گلرنگ کا وہ جوش ہے
ہجر جاناں کا رنج و غم جائے
روز ملتے ہیں وہ رقیبوں سو
آپ ہنسکر مجھے رُلاتے ہیں
سال نو کی خوشی منائینگے
آج ہمکو تو وہ شراب پلا
روز آئیں سنہ ۱۹۰۰ کا آیا ہے
کیا ستا نو سنہ ۹۹ نے حال تباہ
کچھ غضب اس منحوس نے کیا
ساری دنیا کے کھو دیے ارمان
سال بھر خشک ہی جگر سارے
اب خدا ہو خدا سو بلبل کی
پنچ کلانے بول بالا ہے
اسلئے تھا ... ہوئے حال تباہ
خوش ہیں اسکو مشتری سارے
اور نامہ نگار شادو رہیں

جان دے دل تجبہ پر کیا ہوں نثار
لٹ غمزۂ ادا نا زنے والے
رنج و غم دل سے دور کر ساقی
ہم بگڑ جائیں گے بگاڑ دیے
ٹھنڈا پانی ملا کے جام پلا
آج انگور کی پلا ساقی
رنج کے دن خوشی کی راتیں ہیں
دن گذارے ہیں ہجر مر مر کے
ہر قیامت نگاہ میں ساقی
مر گیا ہوں کسی کی چاہت میں
اک قیامت کا ہو چلن اوسکا
جان لینے کی اوسمیں گھاتیں ہیں
شان ستھری نہائی تجبرو ہوئی
جان فرقت میں بیقرار ہوا اب
دام پر دام آج لے ساقی
دین دنیا کا کچھ نہ ہوش رہے
دور دورہ کا یہ الم جائے
ہیں وہ اچھے مرے نصیبے رقیبوں
چلنے پینے والے کو ستاتے ہیں
ہم پئینگے تجھے پلائینگے
حال جس سے کہ ہو خراب پلا
ساتھ کیا جانے کیا کیا لایا ہے
سال بھر تک ہمیں کمال تباہ
ہو نکر جھوٹ خود عذاب لیا
آگئی تھی لبوں پہ کھنچکر جان
پر سوگیا فلک سو انکار ہی
خیر ہو تیرہ جام کرم کی
انکار تبہ بہی اب وہ بلا ہے
پھر دنیا میں کمال تباہ
رنج اور غم سے ہوں بری سارے
تا قیامت وہ با مراد رہیں

ہے دعا یہ بلبل ناشاد
اسکے مالک کی بھی بر آئے مراد

راقـــــم

وہی آسمانی عجز بلبل دہلوی

نیچریوں کی لتاڑ

نیچریوں کے سر شکن ۔ نئی روشنی کے بیخ کن ۔ جناب مسٹر پنچ بہادر صاحب زاد لطافتکم ۔ ڈالی میوہ جاتِ تسلیم کی معہ پنچ سویٹ گڈ مارننگ کے تعظیم کے طشتِ بیضاوی میں رکھکر حضور کے خدمت سراپا برکت میں ارسال ہے ۔ امید کہ قبولیت کے انعام سے ممتاز فرمائے جاوے ۔ مگر اتنا خیال ہے کہ کسی بد اندیش نیچری کی نظر نہ لگے ۔ اور اگر اتفاقیہ کسی جلے سوختہ نیچری کے نظر پڑ بھی جائے تو دعائے ردِ نظر لکھے دیتا ہوں ۔ احتیاطاً ساڑھے سات مرتبہ پڑھکر دم کیجیے ۔ انشاء اللہ نظر کیا معنے نیچری بدقماش تک نزدیک نہ آوے اور غائب غلہ ہو جائیگا

اللھم حفظنا من الچوڑیل و البھوت والپلید و النیچری ابن الشیطان علیہ اللعن و الپتلون و الکوٹ و الجاکٹ و السگرٹ و السگار ۔

جناب من ۔ آجکل نئی تہذیب و نئی روشنی کی ہولناک اندھیری نے وہ تاریک اثر پھیلایا ہے ۔ کہ ہمارے بعض بعض سیدھے سادے بھولے بھالے ۔ جہاں ۔ انکا راستہ بھولکر ۔ اونکے اڈگر میں آ گئے ۔ انکا نیچری کا دم بھرنے لگے ۔ کوٹ پتلون پہنکر لندن کی سیر کرنے لگے ۔ دیکھئے ۔ رمضان علیہ الرحمۃ جب سے تشریف شریف لائے ہیں بجائے اکروزہ کے دن بھر میں تین روزہ رکھتے ہیں اور بجائے تراویح کے چوسر کے داؤں اڑاتے ہیں ۔ لہذا بمجبوری عرضداشت ذیل بارگاہ کفر پناہ شیطان علیہ اللعنۃ ارسال کئے گئے اور اوسپر جو حکم ہوا وہ بعینہ مندرجہ ذیل ہے ۔

عرضداشت بجناب تلس مآب کفر نشان دشمن ایمان حضرت شیطان خانبہادر زاد اللہ کفرہ و مکرہٗ خداوند مکر و فریب غارت باشند ۔ گذارش خدمت پلید میں یہ ہے کہ فرقہ ہائے نیاچریں نے حضور کی ممالک محروسہ میں نہایت شورش و بدامنی پھیلا رکھی ہے ۔ حضور کے تمام ذریات کو اپنے دام تزویر میں لاکر معطل کر دیا ہے ۔ اگر یہی معاملات رہے تو شدہ شدہ یہ قوم بدکیش خدانخواستہ حضور کے پایہ تخت پر نہ قابض ہو جائے ۔ لہذا انسب یہ ہے کہ بالفعل ممالک محروسہ کا معقول انتظام کرکے اس قوم کی سرزنش و سرکوبی کیجائے ۔ زیادہ حد پاپوش ۔ واجب بود بعرض رسانید

عـــــرضی

کمترین نیاچرین عفونت آگین

تاریخ یہاں وہاں سے نامعلوم

حکم ہوا ۔ کہ ما بدولت خوان فرزندہائے نیاچرین سے بیزار ہیں کیونکہ اونھوں نے بعض بعض اختراع امورات و دلائل توہمات میں ما بدولت کے بھی چونا لگا دیا ہے ۔ بلکہ علم مخالفت بلند کیا چاہتے ہیں لہذا افواج قاہرہ شیطانی بجانب ملک نیچرستان روانہ کیجاتی ہے ۔ کل نیاچرین کو اسیر کرکے چھ ماہ کی پھانسی دیجائیگی بعد ازاں راہی جہنم کر دئے جائینگے فقط

راقـــــم

محمد فاضل عبقری بریلوی

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

ردالمراد

ایہا الپنچ پنچ البنجاس البنچ زاد پنجاتہ ۔ بعد الم علم و بانس بعد آداب کا دام کورنش کا طوق گلہ مونڈ ننگ کا جلا دین فولاد سلیم کا ہنٹر پیش کرتا ہوں ۔ مجھے ما بدولت اور بالکل ما بدولت جاہلوں کی شر اور نادانوں کی بیہودہ بک بک سے تنگ آ گئے ہیں ۔ لہذا معہ جملہ سامان کے کوتر اندیشوں کا پلندا کرکے خدمت فیضدرجت میں روانہ کرتا ہوں مگر جلدی سے انکی دو چار ہنٹر چٹیاک تڑاتڑ تڑاتڑ اور پٹہ سٹر اسٹر کی آواز سنا دیجیگا تو یار اب جاہلوں کو کوئی منشق یا فوجی چاند ماری بنا کر دیکھ لے حوصلے لیکن دیکھو ضرور اور ضرور بالضرور حضرت یہ وا ہے فوراً سے پیشتر پٹکا کر شکایت سنا دیجیگا ہاں اسکو واجب لے لو بلکہ فرض سمجھیگا ۔ نہیں دیکھو صاف صاف ہم کہتے ہیں اس گل سے کم جہاں پاک کا مضمون دیکھ لینا او ہو پھر یاد آ گیا شروع کیجیگا پنچ بہادر میاں ہیں ہیں یہ کیا بار فرماتے ہو کیا صبح ہی صبح کہیں گھاس تو نہیں کھ چیر پھاڑ مسٹر کی دھن بندہ کسی بیڈھب طور رہے ہیں ۔ ما بدولت واہ میاں پنچ واہ آپ آدمی ہو مسلمان جو ہتے پر لوک بیٹھے میاں آپ نہیں سمجھتے یہ ماہ رمضان المبارک کا دورہ ہے کھانا کیا معنی آجکل قسم بھی کھانا گناہ ہے کیوں اتنا تو مسئلہ بات سنا دی ہاں جاؤ گے پنچ اچھا اچھا سب کچھ چکے ہو مگر اب مطلب مطلب کی بات سنائے آج سنئے پا نہار منہ کس طرف تشریف لائے خیریت تو ہے آ کا منشا کیا ہے سنو بھیا پنچ ہم منشا روزہ نا ہے سیدھی (لوڑدو) اور اردو میں کہیں جاہلوں کا علاج پیٹ پھٹ پھٹا پیٹ جوت بھی اسپر عمل کیجیگا پنچ بہادر یہی اب ہم تنگ آ گئے بات سنا کر لانے ہو جیگا ۔ لیجئے صاحب آپکو اشتیاق ہے تو سنئے اور پنچ کہیئے کے سنئے

پنچ میں اب پھر اگر مگر ۔ تو آئے گوش ہوش وا کرو میں من تنہی گنبد ۔ آپکے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کی پرچہ پنچ بہادر کا بدولت جو موافق دستور ملاحظہ فرما رہے تھے تو جناب ہے چلم چلم چلم اور چلم چلم جب معرکہ آرائی این پہنچے تو دیکھو وہ دیکھو کے بعد جو نہیں [illegible] پہونچے تو آہا ہاہا قہ قہ قہ اخ اخ اخ اہو ہو ہو بہادر ہیں بس ارے میاں یہ بات کرتے کرتے ضبط ہوا تو پھر کیا دیکھا اجی حضرت کچھ نہ پوچھئے ایک دلچسپی تھی اور بہی قہ قہ قہ میاں آخر کچھ کہتے بھی ہو تو بہیا کہتے تو ہیں ذرا نادانوں کی بیہودہ رکیک نثر سنیں تو لیں ہاں جناب بس دیکھا تو عجب جب کل حیات کہیں سے ہیں دیکھو کیا کبھی جدید ہیں مگر ہمارے مقابلہ میں جاہل بھی جدید ہیں ایجاب کے چند شعر غلط کے ساتھ جنکا سر پیر تک درست نہیں زمین آسمان کے قلابے ملا کر ہمارے نام زد ہوئے ہیں ارے لاحول ولا قوۃ لاحول ولا قوۃ خیر جناب گئے چلم چلم اب سے بہت زور سے قہقہا قہ قہ قہ اخ اخ اخ اہو ہو ہو ہو بہادر ہیں بہ چھا ور ہیں یہ چلم چلم کے بعد قہقہاہ چہ معنی دارد کچھ نہیں سمجھا بدولت واہ میاں پنچ ہو کر بھی نہ سمجھے اور پھر نہ کہے لیجئے کہیگا لیجئے معترض صاحب اپنے آپکو خسرو لکھتے ہیں ارے لاحول ولا قوۃ کیوں حضرت یہ کون خسرو ہندی ہے کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا بھان متی کا کنبہ جوڑا جو آپنے بدولت کے نام زد غلط سلط شعر بھیجے معترض ابتدا ہیں مجھے اسمیں شک نہیں یہ خیال کا خاکہ کھینچا ہے مگر ٹھیک طرح نہیں کھنچا بقول شخصے نیش عقرب نہ از پئے کین است مقتضائے طبیعتش این است چونکہ آپ شیخ آزاد ہو کر تغیر جسد کی فطر میں ہے کیوں جناب نا ہے کسی خاص توقع پر چونکہ آپ بیچارہ کیسے چلے ہیں وہاں کے چلے نہیں یہاں پانی پر پاؤں باندھنے لگے مگر اوستاد چھنکتے ہی ناک کٹا جو ماہ دولت کے آگے گو میں آگئے اب انشاء اللہ آپ کی سب شیخ آزادی کا نکلجا سکی کچھ لیے نہیں اگرچہ مجھکو یہ خوب معلوم ہے کہ آپ میں ذاتی کچھ لیاقت نہیں اور یہ آپ کا کام نہیں ہے لیکن دو چار کے اگلائے سے آپ بھی کھونگے ہیں مگر اب ناک کا نہ حافظ او اعتراض کیا تو سخت دہل کہ عروض سے باہر ہے اور دوسرا یہ کہ ترکیب لفظی غلط یہ تو آپکے ہاتھ میں قلم تھا صحیح کہتے یا غلط کہ اگر عروض سے باہر ہونیکا اس خیال کے میں بھی قائل ہوں اول تو آپکو اس خیالبازی سے کچھ مس نہیں ہے اور اگر بالفرض محال سمجھا بھی جاوے تو سکے بھیرے رنگت سے واقف نہیں ہو ۔ خیالباز ہیں اس بحر کو لنگڑی رنگت کہتے ہیں اسی باعث سے اسکا ایک مصرع مصرع اولی سے کسیقدر کم ہوتا ہے اور اوسکو عروضی شاعری سے کچھ تعلق نہیں بلکہ یہ گانے کی چیز ہے میں چھند یا لاونی یا خیال انکا نام ہے مگر تمام ناظرین شاید اس سے واقف نہ ہوں لو یا جہ خرد ولد آپ نے لکان چھٹ پھٹا دم اوٹھا او گروں تو ہو بیٹھو تاکہ تمہاری سمجھ کے پیچ لیں ٹوالدون دیکھو تمہارے استاد الاستاد شنا سنگ جو خیالباز و لیکن کامل المعور ہیں او استاد مانے گئے ہیں اونکا خیال ہی لنگڑی رنگت میں ہے ایک دو نہیں بلکہ بہت ہیں تو مجھہ لیجیگا او استاد بھی غلط کہہ گئے ہیں یا جہ تمنے اپنی مٹی آپ خراب کرائی لو اب سنئیگا ۔

خیال شنا سنگ اوستاد الاستاد خسرو

[illegible]

کہیں کسکو پکاریں در صحرا میں گزیدہ ہوں کبھی عشق گل کا گلشن میں شور چیدہ ہوں
[illegible]
مجنون ہوں [illegible] عالم میں نا دیدہ ہوں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لیجئے صاحب ملاحظہ فرمائیے اور ناظرین بھی اپنے اپنے خیال کے مطابق اندازہ کر سکتے ہیں کہ جنکے اوستادوں کے یہ کلام ہوں وہ شاگرد تو بلا مبالغہ لائق ہونگے ۔ کیوں میاں خسرو ذرا آنکھوں میں نیا تھو ناڈالکے ترکیب لفظی اور محاورات استعارات حرکات عروض وغیرہ کو دیکھو تو کہاں کہاں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں کچھ بھی شرم ہو تو ڈوب مرو آئیندہ سے ہمارے شعر پر اعتراض کرو تو اون شعر پر کیجیگا جو شائع ہو چکے ہیں ورنہ ایجاد بندہ سمجھے جاوگے ۔ باقی آئندہ مرمت کیجاویگی

راقم

آہ سوزاں سے بچیگا نہ کبھی میری خرد
پھونک ڈالونگا نہ تجھکو نام کا آتا نہیں

بقلم گل شنکر سہارنپوری

ڈیر پنچ ۔ السلام علیک ۔ وعلیک السلام

کہئے حضرت مزاج تو اچھا ہے ۔ ہمارا تو ہی ان وہیٹروں نے دم میں ناک لے تو ناک میں دم کر رکھا ہے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کے پاس میں نے ایک کتاب دیکھی یہ گلزار سنت و کوئی جو غالباً ڈیڑہ سے کسی بدھ کی لکھی وہی کتاب تو ملنا غیر ممکن تھی گو میں نے صاحب کتاب سے پتہ پوچھا کہ یہ جو اپنی کتاب ڈھونڈو حضرت کو لکھا جسکا جواب ملا اور ہوا کہ دو چار دن کی قیمت

وسیع نذر مع محصول کے ہوئی آپ ۔ مذکورہ
بذریعہ لکھنؤ کے ارسال فرمائے کتب مطلوبہ خدمت
مبارک میں بھیج جاوینگے ۔ جواب شریف صادر
ہوتے ہی فوراً تعمیل حکم کی گئی میں نے سمجھا تھا کہ
دھوکہ دیگا مجھکو بھی رقیب ورنہ .... کی
کتابیں تو ابتک نہ آئیں اور نہ آئندہ آنیکی امید ہے
گو یہ واقعہ میں نے اسواسطے عرض کیا کہ اور
لوگ بھی متنبہ ہو جائیں اور پھر کبھی ایسے جیبوں کے
دھوکہ میں نہ آئیں ۔ کل اور پرسوں اچھی طرح بارش
ہوئی اور ریز تھوڑے سے اولے بھی پڑ گئے
اچھا حضرت اب رخصت ہوتا ہوں ۔

راقم ایس ۔ ان

از ع ۔ حافظ آباد عرف پہلی بستی کلاں خان

سال نو کا ساقی نامہ

گیا رنج و مصیبت کا گیا سال
مبارک ہو مبارک ہو نیا سال

ساقی وہ شراب جانفزا دے — جو ایک ہی جام میں چھکا دے
مئی ہو کوئی کہ جسکو بہکوں — شاخ سرو بنا کے جھکوں
وہ مئی کہ اگر خمار آئے — آنکھوں میں نئی بہار آئے
وہ مئی کہ اگر نشے میں آؤں — تارے مضمون کے توڑ لاؤں
دکھلاؤں بہار طبع موزوں — اعدا کا جگر ہو رشک سے خوں
موزونی طبع گر دکھاؤں — دریا قطرہ کو کر دکھاؤں
گر رزم کی داستاں ہو تحریر — چلتی نظر آئے صاف شمشیر
ہر صفحہ ہو ایک نقشہ جنگ — بیٹھیں ہو کے سخنوں کی آہنگ
دنگ رہ گئے رزمیں صفیں سنبھالے — ہاتھوں میں الف لئے ہوں بھالے
نقطے نظر آئیں مثل جو بال — ہر دور ہو دائرہ کا جنجال
ہیبت کلا کی یہ چلائے — دامن میں ہو تانا سر چھپائے
گر بزم کی داستاں میں آؤں — نقشہ جنت کا کھینچ لاؤں

ہر صفحہ ہو رشک عارض حور — چلتے نظر آئیں جام بلور
آنکھوں میں سماں کچھ ایسا پھر جائے — نظروں سے ارم کا باغ گر جائے
ہر بیت ہو ابروئے حسیناں — ہر سطر ہو قد مہ جبیناں
گر عشق کی داستاں سناؤں — دیوانہ ہر ایک کو بناؤں
وحشت کا اگر کہیں ہو مذکور — وحشی بھی کہیں کہ یہ بلا دور
بیتابی دل کہیں گر آئے — بجلی تڑپ کے منہ چھپائے
ہاں ساقی خوش ادا کدھر ہے — وہ جام جہاں نما کدھر ہے
وہ بادہ جو پارسا کو مست کر دے — وہ مئی جو شکن پرست کر دے
ہاں ملک سخن میں اپنی باری — سکہ مرے نام کا ہو جاری
آئے قبضہ میں کشور نظم — ملک اپنا ہو تخت و اقلیم نظم
ہو مسلم و علم و دوات خامہ — نامو نگا ہو شاہ میرا نامہ
میداں قبضہ میں وہ تو لے — مضمون سب حسین دم لے
بند آنکھیں کرکے جبیں چھو لوں — مو قلم شاہد مدعا کا چوموں
اک رقص ہو گردش قلم میں — سامع ہوں بخود اک دم میں
حاسد کے جگر سے آہ نکلے — احباب کے منہ سے واہ نکلے
مضمون چولی کا باندھ لاؤں — نا فہم کو بیچ میں پھنساؤں
وہ نخل بیاں سے شاخ پھوٹے — نکلیں شگوفے حسین بیل بوٹے
پھول آج نئی زمین کے توڑوں — تارے فلک سخن کے توڑوں
ساقی نامہ لکھوں جس پر — حاسد رکھ دیں قلم اٹھا کر
اے ساقی بمبئی ادھر آ — کیوں مجھ سے ہٹے ادھر آ
جلدی مئی لالہ فام دیدے — بھر کر دو چار جام دیدے
رندوں نے کہ مزاج ساقی — جی بھر کے پلا دے آج ساقی
میخانے کی تیرے خیر ساقی — ہوں سیر تو پھر ہو سیر ساقی
جز بادہ کشی نہ کام ہو اور — ہر صبح کو دور شام کو دور
ہر شام کو شاہیں کی موج — ہر صبح کو آفتاب کا اوج
اوٹھ جائے تمنو تپش دکھ کی — مجھ پر وہ کرم ہے گرم کی
گھبرا رہی ہے کہوں کہاں اور — حسرت باقی ہے مہرباں اور
قاضی کو شرع کا حال گر ہے — گر مفت کی ہو حلال کر ہے
ہے فصل بہار کی ہوا چل — بادل پہ امنڈ رہے ہیں بادل
قبلہ کی طرف سے آرہے ہیں — میخانے پہ آ کے چھا رہے ہیں
شیخ کا جو دسترس نہیں ہے — رندوں کی زبان پہ بس نہیں ہے

زاہد کو بنا لیا ہے اُلو — سر خم سے لگا دیا ہے چلو
نکھری ہوئی ساقن اک پری زاد — دل لیکے کرے جو مفت برباد
رگ رگ میں بھری ہوئی ہے شوخی — اٹکھیلیاں ہائے کمسنی کی
غمزوں میں غضب ادائیں آفت — مستانہ ہے چال قد قیامت
چوٹی ہے کسی کی کبھی گیسو — آنکھوں میں بھرا ہوا ہے جادو
ہر گل ہے جہاں میں بزم آرا — عشاق میں چمکا ہے ستارا
گلشن کا یہ حال ہو رہا ہے — ہر نخل نہال ہو رہا ہے
ہے سرو یہ عالم قیامت — تن کے دکھا رہا ہے صورت
شمشاد اکڑ رہا ہے اک سو — قمری کہیں کر رہی ہے کو کو
ہر نخل چمن نیا نویلا — چھپا ہے کہیں کہیں پہ بیلا
آیا ہے یہ روز سال بھر میں — خوشیاں ہیں بچی ہر ایک گھر میں
پھر لا کے پلا دے مجھکو ساقی — پر سال کی جو رہی ہو باقی
پھر اپنی تعلیوں پہ آؤں — پھر اک نئی داستاں سناؤں
اک شب کہ نصیب عاشقاں تھی — یا زلف سیاہ مہوشاں تھی
چھائی ہوئی تھی گھٹا بلا کی — شب تھی کہ نمونہ تھی قضا کی
بجلی کی چمک کہ دم نکلتا ہے — بادل کی گرج کہ جی دہلتا ہے
آندھی ہے چلے کالے کالے بادل — جس طرح کہ زنگیوں کے ہوں غول
آرام سے سو رہی تھی خلقت — ہر ایک تھا محو خواب راحت
جن کے تھے اوج پر ستارے — بغلوں میں تھے انکے ماہ پارے
قابو میں نہ جنکے تھا دل زار — تھے موت پہ اپنی آپ تیار
گھبرا کے جو اک طرف سے بادل — سیراب ہوا تمام جنگل
وہ ٹھنڈی ہوا وہ لطف کا وقت — وہ لطف پیالہ و صفا وقت
یہ وقت جو اسنے دلکو بھایا — عشرت کا زمانہ یاد آیا
وہ بادۂ ناب کی ترنگیں — وہ جوش شباب کی امنگیں
یاد آ گئی انتظار کی رات — یاد آ گئی وہ بہار سی رات
کیا کیا نہ جگر نے داغ کھائے — بچھڑے ہوئے دوست یاد آئے
دل سے کیا عیش نے کنارا — یاد کو کوئی سبب سے پیارا
اک میں اور بھٹی دل و جگر ہے — آنسو امنڈ آئے چشم تر سے
ہوش و خرد و حواس کھوئے — دل کھونے لگے خوب روئے
اس حال میں ہم پڑے تھے ناگاہ — کانوں میں پڑی صدا اچانک
رو رو کے کوئی بجان ناشاد — کرتا ہے کسی سے جیسے فریاد

فریاد ز دست دوست فریاد | بیداد ز دست دوست فریاد
فریاد ہے اے طبیب فریاد | فریاد ہے اے حبیب فریاد
اے دشمن جان عمر نصیبان | ہے چارہ گر دل رقیبان
اے گلشن باغ بیوفائی | اے تیر ستم کج ادائی
اے قتل جہاں کو کرنیوالے | الزام قضا پہ دھرنیوالے
اچھی تو نے یہ دوستی کی | پوچھی نہ کبھی خبر کسی کی
ہم بھی کبھی تیرے آشنا تھے | ہم بھی کبھی تیرے مبتلا تھے
لے دیکھ لو اب تو آفت جان | رخصت ہوتا ہے یہ پر ارمان
وہ چار دنٹ میں جائینگے ہم | واپس کبھی پھر نہ آئینگے ہم
ہوتا ہے تمام کام اپنا | مٹتا ہے جہاں سے نام اپنا
لینے کا جنازہ تیرے کوچے سب | ارمان ہو دل میں لیچلے سب
آواز یہ کانوں میں جو آئی | چھائی غم و رنج کی گھٹا آئی
سمجھا کر کوئی حزیں دل افگار | معشوق سے کر رہا ہے اصرار
جاتا ہے کوئی جہان سے ناکام | ہوتا ہے کسی غریب کا کام
رخصت ہے کسی کا اس جہان سے | مہمان چھٹتا ہے میزبان سے
گھبرا کے جو بیقرار نکلا | گھر گھر شہر میں پکار نکلا
دیکھا کہ جوان اک پریزاد | بستر پہ پڑا ہوا ہے ناشاد
ماتھے پہ ہے موت کا پسینہ | دشوار ہے اک دم میں جینا
تکیہ کی جگہ ہے سنگ خارا | بیہوش پڑا ہے غم کا مارا
اک بیکس و نامراد و ناشاد | محبوس بلا اسیر بیداد
وہ حسن میں بیبہا [illegible] | برباد کیا جس نے چراغ بر دل
ناکام سے جس کا کام تمام | جاتا ہے وہ اس جہان سے ناکام
سمجھیں اسے عقل ہے جو لیں کام | دنیا نہیں جائے عیش و آرام
ہر شے اس مقام کی فانی | ہے نقش بر آب زندگانی
بس خامہ رفشان کہاں تک | عبرت کی یہ داستان کہاں تک
یارب بطفیل کلمہ پاک | یارب بطفیل ہفت افلاک
اخبار ہی جو جہان میں شہرت | ہو سبکی نظر میں اسکی وقعت
جو ہیں یہ مضمون نگار اسکے | جتنے ہیں یہ خریدار اسکے
جتنے ہیں قدردان اسکے | جتنے ہیں مہربان اسکے
شاد یارب میری دعا تو | بر لا ان سبکا مدعا تو
طبع میں ہمیشہ رہے جاری | دولت حشمت ہو فرخی [illegible]
ہوتی ہے ہر گھڑی جفا پہ چمن کے | کی صدائیں ہوں [illegible]
دشمن ہیں تا بحشر پامال | حساد کا سینہ رشک غربال
اے بار خدائے بندہ پرور | خلاق و علیم و داد گستر
یکتا تو ہے فرد تو ہے | واحد تو ہے وحید تو ہی
ہر رنگ میں تب تو نہاں ہے | ہر جلوہ میں تب تو عیاں ہے
کیا جانے کوئی صفات تیری | یکتا ہے بس ایک ذات تیری
صدقے سے جناب مصطفے کے | صدقے سے شفیع دوسرا کے

ارمان کے دل کی بھی تمنا
اپنے لطف و کرم سے بر لا

جنگی رباعیاں

[illegible] کیسی کروٹ [illegible] | [illegible] جنگ [illegible]
[illegible] شیر [illegible] | فولادی خنجر [illegible]

ایضاً

ہم نے یہ سپاہی [illegible] | ہمت شجاعت آج [illegible]
[illegible] | شاباش [illegible]

ایضاً

وردی پہنا کر صاحب گورنر بہادر | پتلون کو [illegible]
فوجی ڈریس [illegible] | میدان جنگ میں [illegible]

ایضاً

فوجی کسان [illegible] کس چلے | یہ جانباز انسان جو جنگی [illegible]
[illegible] فتح زمین شکست میں | ہے [illegible] سر پر [illegible]

ایضاً

ہے یہ سوال علم کرگیا ہر سوال | کوئی [illegible]
[illegible] ہاتھی کی [illegible] | [illegible]

راقم ا ۔ ب ۔ ت ۔ ث [illegible]

بقلم اختر (امروہی) - از دکن

گردش ایام

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے | عمر یونہی تمام ہوتی ہے

کل کا ذکر ہے گرمی سخت شدت سے پڑ رہی تھی کہ خدا کی پناہ آسمان آگ برسا رہا تھا اور زمین شعلے اگل رہی تھی طیور رقصندہ اوقت دیکھ پڑتی کہ ستاروں کی چھاؤں میں ادھر ادھر چراگاہوں کو چلے گئے تھے مگر دوپہر کی تپتی ہوئی آتش بازی دیکھ کر اور گرمی کی شدت سے گھبرا کر پھر ڈنکو سمیٹے ہوئے اپنے اپنے آشیانوں میں آرہے اور جب یہاں بھی آرام نہ ملا تو پر پھیلائے اور منہ باہر نکالے ہانپ رہے تھے کھیت باڑی کرنے والے کسان جنکو سخت گرمی کی مصیبت برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے اسوقت وہ بھی ہل چھوڑ چھوڑ کر گھونسلوں میں جا گھسے تھے سبزہ زاروں میں جہاں شب کو قدرت کی فیاضی نے بیشمار گل بوٹے کھلا رکھے تھے اسوقت کی گرمی دھوپ کی اثر سے وہ بھی مرجھا چلے تھے غریب مسافر اپنے پیارے دولن اور عزیز ہونے دور اسوقت کی جلتی ہوئی راستے طے کر رہے تھے انکے سر پر پسینے کے قطرے بہہ رہے تھے جہاں کوئی ایک درخت نظر آجاتا تھا تو آرام لینے کی غرض سے راستہ چھوڑ کر اسکا رخ کرتے تھے بھلا ان بیچارے غریبوں کی مصیبت زدہ دولتمند امیر کیا جان سکتے ہیں جو دن کے دس بجتے ہی خسخانوں میں جا گھسے اور اب کوئی شام کے چھ بجے باہر تشریف لاتے ہیں

ع پریشان کی پریشانی پریشان خوب جانے ہے

دو چار [illegible] شاعری پسینے کی جگہ زبان سے کچھ پھر جو بہانے والے بات بات پر واہ واہ سبحان اللہ کا تار باندھ رہے ہیں [illegible] یہ کہاں کا فرض ہے۔ نفیس [illegible] میں پہنچ جاتا ہوں [illegible] بیٹھے بیٹھے [illegible] حضور [illegible] میں فرشی پنکھے کی [illegible] نظر فریب جھالر [illegible] جھونکے [illegible] کام کر رہے ہیں [illegible] سرکار کی آنکھوں میں [illegible] قضا و قدر کی طرف سے [illegible] دی گئی ہیں تو یہ حالت ہے [illegible] ذرا دیر [illegible] موسم [illegible] آسمان کے مغربی گوشے پر تاریکی نظر آئی [illegible] ہوا کی تیز جھونکے دھول اڑا رہا [illegible] اپنے روش [illegible] کرکے [illegible] آن کی آن میں تمام فضا کو ان سے [illegible]

جاسوسونکی رپورٹین

سرحد ہزارہ کے متصل موضع بوکی پر چھاپا ! پنجاہ ۵ آدمی قتل ہوئے - کئی بندوقین سامان و مویشی لٹ گئے ہین -

پٹیالہ مین سور کا شکار کھیلتے ہوئے سر کیضور اور کرنل ہیرا سنگھ کے گھوڑے گرے - بڑی فکر ہی اس حادثہ کے باعث خوف ہے کہ سرکیضور لکھنؤ کے جلسہ پولو مین شریک نہ ہوسکین جو عنقریب ہونے والا ہے -

سرحدی چوکی زام پر وزیریونکے حملہ کے باعث دو تو چند ولہ وکول مین فوجین خبردار ہوگئین -

ایک بابو نے لکھا مہاراجہ ہولکر کے خلاف خلل دماغ کے سے ہین وہان کونسل ہونے کی خبر قبل ازوقت ہے -

گورنمنٹ ہند نے گوالیار کیطرف سے ٹرانسوال کے ... ۳۰۰ گھوڑون کی پیشکش منظور فرمائی

جنوب مشرقی پنجاب مین قحط ہے لہذا دہلی آگرہ ریلوے کی کھدائی کا کام بطور خیراتی کے کھولا جائیگا -

۱۲ وین پلٹن مدراس مارشس کو جاتی ہے حکم ہوا کہ افسر اپنے قبائل کو بھی ساتھ لیجا سکتے ہین -

کلکتہ کی ٹکسال مین دو آنیان چونیان ڈھالنے لگے اسلئے کہ قحط زدہ مزدورون کو اجرت مین بانٹتی ہین -

برمات سے جو یابو جنوبی افریقہ کو بھیجنے کیلئے جمع کئے گئے تھے - ان مین آخر اکس مرض پھوٹا - سب یابو بیکار ہوکر چھوڑ دئے گئے ہین -

حضور حضرت جنوبی افریقہ کے ہندسے جو

فوجی افسر رخصت پہ تھے سب واپس بلائے گئے

شملہ کی خبر کہ اتوار کو پہلی مرتبہ وہان برفباری ہوئی جبھی سوری ایسی چمک گئی ہے

قلعہ ورورشس سے خبر آئی کہ دورہ لواری پر آخر دسمبر کو برفباری ہوئی - ایک پٹھان سیاح طوفان برف مین مرگیا -

مجروحین جنگ ٹرانسوال کے لیے ممالک شمال مغرب مین بھی چندہ کی شاخ کھلی ۱۲ ہزار تک جمع کیا گیا -

سرجورنابن مین لیہر پرستی سرکیضور راجہ صاحب ایک لٹریری سوسائٹی ترقی تعلیم کے لئے قایم کی گئی -

ضلع ملتان سے بھی چوری سینہ زوری اور مسلح ڈاکہ کی خبرین آئی ہین - قتل مین بھی دریغ نہین

ٹون ہال کلکتہ مین ۱۲ ر کی رات کو مہاراجہ دربھنگہ کی کوچ بہار نے مکلف جلسہ ناچ دیا - حضور لیڈی کرزن صاحبہ بھی تہین -

کلکتے سے والنٹیر فوج کی آراستگی کے لئے چندہ کا اپیل کیا گیا - کانپور والونے گھوڑون کے لئے ۲۵۰ چندے نذر کئے -

والیان ریاست ہند سے گورنمنٹ نے کل ۱۲۶۰ گھوڑے جنوبی افریقہ کی خدمت کے لئے منظور کئے ہین - زیادہ سے زیادہ ۲۱۰ گھوڑے جودھپور سے ہین اور کم سے کم ۲۰ گھوڑے جنید سے جائینگے -

مہاراجہ ہولکر اندور مین ہین انتظام کیلئے کوئی کونسل مقرر نہین ہوئی لیکن صلاح ہے تعلقات کشیدہ ہین -

ہندی فوج والنٹیر جو کیپ کو جائیگی اوسکی آراستگی کے لئے کرنل کسٹن صاحب نے ۵۰ ہزار روپیہ دیا ہے -

جی - آئی - پی ریلوے بجائے کمپنی کے اب ۳۰ جون سے سرکاری ہو جائیگی ملازمون کو نوٹس دیدئے گئے ہین -

مہارانی صاحبہ میسور نے بھی امپیریل سروس نذر کئے ... ۱۰۰ گھوڑے نذر کئے جنوبی افریقہ بھیجے جائینگے -

بیکانیر کے راجہ بہادر سیٹھ کستور چند نے دستگیری قحط زدگان کے لئے علاوہ پچاس ہزار کے ۳۰ ہزار اور دیا ہے -

اول مرتبہ اپنے نانا برادرون کی غلطی پر ایک شکریہ کا بڑا بھاری جلسہ لوئین ہال مین کیا -

گذشتہ اتوار کو جمون مین آگ لگی سر کیضور کی خاص کوشش سے جلد بجھائی گئی - جانفشانی سپاہیون کو ترقیان دی گئین -

دہلی مین ڈاک برکارون کو جیسے کل گاڑیان دی گئین لیکن تجربہ مین بوجہ حادثہ نہ ہونے کے کامیابی نہ ہوئی -

ضرور ملاحظہ کیجیے

میرے شیخ اسماعیل ولد عبدالرحمن ساکن کہنڈوہ ضلع نماڑ محلہ الٰہی پورہ کا عرصہ ڈیڑھ سال سے پتہ نہین ہے پہلے یہ یہان جرمن کمپنی کے جہاز پر کار بن جگہ پر کام کرتا تھا - مگر اب فوراً معلوم ہوا کہ وہ ڈچ کمپنی کے جہاز پر ملازم ہوگیا ہے - یہ بات تحقیق نہین ہوئی کہ ڈچ کمپنی کے کونسے اسٹیمر پر نوکر ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا خاص و عام سے التماس ہے کہ اگر کسی صاحب کو اسکا پتہ ٹھکانا ٹھیک معلوم ہو اور درست خبر دین کہ وہ کس کمپنی کے ... بازپر (مع جہاز کا نام وغیرہ وغیرہ) نوکر ہے اور کہان ہے تو مین نہایت ممنون و مشکور ہونگا و اسکے معاوضہ مین حسب حیثیت انعام بھی دونگا - [illegible]

لندن ۱۰ جنوری :- سرالفریڈ ملنر نے اضلاع فلپٹاؤن وہوپ ٹاؤن میں مارشل لا جاری کردیا -

لندن ۱۰ جنوری :- پیر کے روز سپرنگفیلڈ کیطرف سے سخت گولہ باری کی آواز آرہی تھی کچھ حال معلوم نہ ہوا -

لندن ۱۰ جنوری :- اخبار لنڈن ٹائمز لورینزو مارکوز کے ایک تار سے مظہر ہے کہ ۱۱ ماہ حال تک منفکنگ کے محصورین بہت استقلال اور ہمت کے ساتھ جمے رہے تھے اور امید ہے کہ یہان کے محصورین ہرگز اتنا جلد قبول کرنے پر مجبور نہ ہونگے - اسلئے کہ انکے پاس چارپایہ اور خشک گوشت بہت ہے اور دیگر سامان رسد بھی کافی ہے -

لندن ۱۷ جنوری :- رپورٹر موضع رینسبرگ سے ۱۶ ماہ حال کو ایک تار دیتا ہے جو مظہر ہے کہ مختلف رپورٹ ہو رہیں کہ اورینج فری سٹیٹ والے لڑائی ختم کرنے کی تمنا کرتے ہیں - یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بلیامفونٹین میں ایک کونسل منعقد ہوئی تھی جس میں یہ قرار پایا کہ اگر ۱۷ ماہ حال تک برٹش حملہ نہ کرینگے تو اورینج فری سٹیٹ کی سپاہ اپنے اپنے گھر لوٹ جاویگی یہ لوگ اب لڑائی سے شاید تنگ آگئے ہیں -

انگریزی مصری افسرون کو جو کیپ جانے کا حکم ہوا تھا یہ حکم واپس لیا گیا - کوئی وجہ معلوم نہ ہوئی -

رپورٹ کیا جاتا ہے کہ ۲۰۰ سپاہی ۱۸ توپین اور ۵ میگزم کی ایک جدید بحری برگیڈ آئندہ ماہ مین سرحد ٹرانسوال پر چلنے کے لئے تیار ہوگی اور اشارہ پاتے ہی روانہ ہوجائیگی -

نیو ساؤتھ ویلز کے وزیر اعظم نے سٹیشن پر تار دیا ہے کہ آسٹریلیا کا جو کنٹنجنٹ روانہ ہوگا اسکے ساتھ حفاظتی فوج بہت ہونی چاہئے کیونکہ بوئر لوگ بڑے چالاک ہیں کہیں حملہ کرکے اسکو نہ لوٹ لیجائین -

رپورٹر ۱۶ ماہ حال کو رینسبرگ سے تار دیتا ہے کہ کولزبرگ اور سلنگرسفونٹین کے درمیان تمام فوج کا ایک محکم مورچہ ہے اور میجر جنرل پورٹر متواتر گولہ باری کر رہے ہیں - اور وہان سے بھی جواب آتا ہے -

۱۴ ماہ حال کو کولزبرگ کے قریب گشت لگاتے وقت رائل آئرش کے لفٹنٹ تھامپسن اور ایک سپاہی مجروح ہوکر دشمن کے ہاتھ گرفتار رہے -

لندن ۱۹ جنوری :- آج صبح کا لندن ٹائمز اپنے نامہ نگار مقیم طہران کے حوالے سے ایک تار میں مظہر ہے کہ مشہد کے آرمینین لوگون کو سنٹرل ایشیا سے اونکے نامہ نگارون نے خط بھیجے جو مظہر ہیں کہ روس کے تیس ہزار سپاہی طفلس سے براہ عاشق آباد گذرے اور اب سرحد افغانستان پر مقام کوشک کیطرف جا رہے ہیں - اور یہہ بھی سنا جاتا ہے کہ فی الحال گورنمنٹ روس نے کابل مین اپنا ایک نائب مقرر کیا ہے -

لندن ۱۹ جنوری :- سر میتھیو وائٹ رڈلی نے کل لیورپول کے ایک جلسہ مین بیان کیا کہ ہر مجسٹی کے وزیرون نے ابتداء جنگ سے اپنے اوپر پوری ذمہ داری اوٹھائی ہے اور بالاتفاق کامیابی کی کوشش کر رہے ہیں اور جب وقت آئیگا تو اونکی مدد کافی ہوگی جنگ کی کارروائی کے متعلق سر موصوف نے بیان کیا کہ جو جنرل ٹرانسوال بھیجے گئے ہیں اونپر گورنمنٹ اور رعایا کا پورا بھروسہ ہے اسلئے تمام کارروائی اونہین کی مرضی پر چھوڑ دی ہے -

لندن ۱۹ جنوری :- رپوٹر ۱۸ ماہ حال سپیرمینسفارم سے تار دیتا ہے کہ ڈنڈلٹن کی پیادہ فوج ۱۶ ماہ حال کو فوجی قواعد سے میدان کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھی اور ایک چھوٹی پہاڑی پر قبضہ کیا بحری توپین ماؤنٹ ایلس پر چڑھائی گئین اور ۱۷ ماہ حال کو دشمن کے ایک مورچہ پر گولہ باری کرکے اوسے توڑ دیا فوج چھوٹی چھوٹی جماعتون مین مورچہ خالی کرنے لگی -

لاہور مین اتوار کو کہیں اولے پڑے بونہین آئین ہوا تند ہے

لندن ۱۸ جنوری اخبار سٹانڈرڈ لیڈی سمتھ کے ۱۶ ماہ حال کے تار سے مظہر ہے کہ آج فوج نے ایک بھاری حملہ کیا اور گارڈن رجمنٹ کے ۲۰۰ مجروحین کو پکڑ لے گئے -

لندن ۱۸ جنوری :- جرمن سٹیمر بندیسراتھ جسے برٹش نے مقام ڈیلاگوا بے مین گرفتار کیا تھا اسے فوراً رہا کردینے کا حکم ہوگیا ہے کیونکہ اسکی گرفتاری مین برٹش گورنمنٹ نے جرمن گورنمنٹ ناراض کیا اور اسکا بڑا معاوضہ دینا پڑیگا

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپکر شائع ہوا